



Regd. # MC-1177



عقیدہ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داریاں

نقشہ رسانی

شیخ الحدیث مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی

شیخ الحدیث رئیس دارالافتاء بجامعة النور

تحریر

پروفیسر ڈاکٹر محمد طفیل

استاذہ (ر) بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد



بحیثیتِ اشاعتِ اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net

عقیدہ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داریاں

تحریر

پروفیسر ڈاکٹر محمد طفیل

استاذ، (ر) بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

نظر ثانی

شیخ الحدیث مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی

شیخ الحدیث ورئیس دارالافتاء بجامعة النور

ناشر

جمعیت اشاعت اہل سنت، پاکستان

نور مسجد، کاغذی بازار، کراچی

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب:

عقیدہ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری

مصنف:

پروفیسر ڈاکٹر محمد طفیل

نظر ثانی:

شیخ الحدیث مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی

(شیخ الحدیث ورئیس دارالافتاء النور)

اشاعت:

جمادی الثانی ۱۴۴۲ھ / فروری ۲۰۲۱ء

ناشر:

جمعیت اشاعت اہل سنت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی

فون: 021-32439799

خوشخبری:

یہ رسالہ www.ishaateislam.net

پر موجود ہے۔

پیش لفظ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جو شخص توحید کا اقرار کرے اور رسالت پر ایمان سے منکر ہو وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جو عقیدہ رسالت کا تو مقرر ہو اور عقیدہ ختم نبوت سے انکاری ہو وہ بھی مسلمان نہیں ہو سکتا کیونکہ عقیدہ ختم نبوت یقیناً عقیدہ رسالت کا جزو لا ینفک (نہ جدا ہونے والا جزو) ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عقیدہ ختم نبوت سے انکار کرنے والا ہر شخص نہ صرف دائرہ اسلام سے خارج ہے بلکہ ایسے افراد مسلم ریاستوں اور معاشروں میں غیر مسلم اقلیت گردانے جاتے ہیں۔

عقیدہ ختم نبوت نہ صرف قرآن کریم اور احادیث علیہ التحیۃ والثناء سے روز روشن کی طرح عیاں ہے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات سے لے کر آج تک امت مسلمہ اس پر متفق ہے کہ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ ختم نبوت پر پختہ عقیدہ رکھے اور جس طرح دیگر عقائد کا اظہار کرتا ہے ویسے ہی وہ اپنے عقیدہ ختم نبوت کا برملا اظہار کرے۔ نیز ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ پوری عمر عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرتا رہے اور اس ذمہ داری کی بجا آوری میں دامے درہمے اور عملی طریقے سے ادا کرتا رہے۔

اور برصغیر میں ملعون مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا اور جھوٹے مدعی نبوت اور اس کے پیروکاروں کے خلاف ایک تحریک شروع ہوئی جس میں لاکھوں مسلمانوں نے علمی اور عملی طور پر حصہ لیا اور آخر کار ۱۹۷۷ء میں آئینی طور پر غیر مسلم قرار پائے اور ان پر اپنے باطل نظریات کی ترویج و اشاعت پر مکمل پابندی ہے اس

لئے اگر انہیں اپنے باطل عقائد و نظریات کا پرچار کرتے ہوئے پائیں تو حکومتی اداروں کو یا اپنے علاقے کے عالم دین کو اطلاع دیں اور با اثر افراد پر لازم ہے کہ ان کی تبلیغ کو روکنے کی ہر ممکن کریں۔

جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان) اس سے قبل بھی عقیدہ ”ختم نبوت“ کے موضوع پر متعدد کتب شائع کر کے ملک کے مختلف حصوں تک پہنچا چکی ہے اور زیر نظر رسالہ جسے پروفیسر ڈاکٹر محمد طفیل سابق استاد بین الاقوامی یونیورسٹی اسلام نے ”عقیدہ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری“ کے عنوان سے تحریر کیا ہے، اپنے موضوع پر ایک مفید رسالہ ہے۔

لہذا ادارہ اس کو اپنے سلسلہ اشاعت نمبر ۳۲۰ پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل مصنف، مترجم اور جملہ معاونین و اشاعت کاران کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ان کی دینی و علمی خدمات میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔ آمین

کتبہ عبدہ

محمد عطاء اللہ النعیمی غفرلہ

حنا دم الحدیث والافتاء بحبامعۃ النور

جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

انسان دو چیزوں سے عبارت ہے جنہیں جسم اور روح کا نام دیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسانی زندگی کے قائم ہونے اور باقی رہنے کے لئے یہ دونوں ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم ہیں۔ چنانچہ جسم اپنی روح کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح روح کو بھی اپنے وجود کے لئے کسی جسم کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی لئے خالق کائنات نے انسانی جسم کی نشوونما اور بقا کے لئے اپنی کائنات میں بیشمار اشیاء، غذائیں، مواد اور قوتیں پیدا کی ہیں جن سے استفادہ کر کے انسانی جسم اپنی زندگی قائم اور افادیت جاری رکھتا ہے۔ اس کائنات میں ان گنت اشیاء اور مواد باسانی میسر ہیں جن کے استعمال سے انسانی جسم اپنے لئے قوت اور تقویت حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہ مادی اشیاء کرۂ ارض کے ہر حصے پر اس وقت تک میسر رہیں گی، جب تک آخری انسان اس کائنات میں موجود رہے گا۔

خالق کائنات نے جس طرح انسانی جسم کے لئے مادی وسائل فراہم کئے ہیں، اسی طرح اس نے انسانی روح کی بقاء اور نشوونما کے لئے روحانی وسائل بھی عطا کئے ہیں۔ ایسے وسائل میں انبیاء و رسل کی بعثت، الہامی کُتب کا نزول، فرشتوں کا انسانوں سے ہمکلام ہونا، انسانی ضمیر کی رہنمائی، غیبی قوتوں کی مدد اور انسان ذہن و قلب کو غیبی نصرت حاصل ہونا ایسے روحانی عوامل ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو ودیعت کئے اور یہ تمام عوامل و عناصر انسان کو سد حاصل رہیں گے اور ان کی ہدایات اور رہنمائی میں وہ ہمیشہ اپنی روحانی منازل طے کرتا رہے گا۔

ان روحانی عوامل میں نبوت و رسالت کو انتہائی اعلیٰ اور اہم مقام حاصل ہے کیونکہ نبوت و رسالت نے انسانی روحانی بالیدگی اور نشوونما میں سب سے ارفع اور نمایاں کردار ادا کیا ہے جس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ نبوت و رسالت ہی خالق کائنات اور اشرف المخلوقات ”انسان“ کے مابین وہ واحد اور یکتا ذریعہ ہے جو ایک طرف اپنے خالق سے براہ راست احکام، ہدایات اور رہنمائی حاصل کرتا اور دوسری جانب یہ انبیاء و رسل ہی ہیں جو یہ ایزدی احکام انسانوں تک پہنچاتے رہے ہیں۔ اگرچہ انسانی رہنمائی کے اور بھی متعدد ذرائع موجود ہیں اور ان کی افادیت سے بھی انکار ممکن نہیں ہے لیکن نبوت و رسالت کی فوقیت کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ صرف ان برگزیدہ ہستیوں کا انتخاب^(۱) خود فرماتا رہا ہے بلکہ وہ ان بلند پایہ شخصیات کو احکام، اوامر و نواہی اور ہدایات بھی خود ہی عطا کرتا رہا ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کے منتخب کردہ یہ افراد نہ صرف ہر طرح کی انسانی کمزوریوں سے بالاتر ہوتے ہیں بلکہ اپنے کردار و عمل کے ذریعے سے وہ انسانوں کے لئے نمونہ عمل اور اُسوۂ حسنہ^(۲) بھی قرار پاتے ہیں۔

(۱) قرآن حکیم نے اس امر کی شہادت ان الفاظ میں دی ہے ”اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ“ (سورۃ الانعام، آیت نمبر ۱۲۴) کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ وہ کس طرح رسالت عطا کرتا ہے۔ اس آیت کریمہ کی رُو سے نبوت اور رسالت عطیہ ایزدی ہیں۔ کوئی بھی انسان نہ بذاتِ خود اس اعلیٰ منصب پر فائز ہو سکتا ہے اور نہ ہی تمام انسان اکٹھے ہو کر کسی فرد کو منصب نبوت و رسالت پر فائز کر سکتے ہیں۔

(۲) قرآن حکیم کے مطالعہ سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ یہ انبیاء و رسل ہی ہیں جو پیکرِ علم و عمل ہونے کی بدولت انسانوں کے لئے نمونہ عمل (ROLE MODEL) اور اُسوۂ حسنہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ“ (سورۃ الممتحنہ، آیت ۴) یقیناً تمہارے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف انسانی ہدایت اور رہنمائی کے لئے بہت سے انبیاء اور رُسل مبعوث فرمائے بلکہ انسانوں میں یہ عقیدہ بھی مضبوطی سے قائم ہے کہ انسانیت کا پہلا فرد حضرت آدم علیہ السلام نہ صرف انسانیت کا جدِ اعلیٰ ہے بلکہ وہی پہلے نبی بھی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کا مخاطب اوّل^(۳) ہونے کا یکتا مرتبہ بھی حاصل ہے۔ یہ حضرت آدم علیہ السلام ہی ہیں کہ سب انسان جن کی اولاد ہیں۔ وہ نہ صرف انسانیت کے جدِ اعلیٰ ہیں بلکہ مسلمانوں کے عقیدے کی رُو سے وہ پہلے نبی بھی ہیں اور معتبر روایات کے مطابق وہ پہلے انسان ہیں جن سے خالق کائنات نے براہِ راست خطاب فرمایا اور بعد میں یہ شرف وسعدت حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فداہ امی وابی خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی حاصل ہوئی جن سے اللہ تعالیٰ شبِ معراج میں براہِ راست مخاطب ہوا۔

حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش، نبوت، خطاب اور انسانوں کا جدِ امجد ہونا ایک ایسا واقعہ ہے جو نہ صرف انسانی تخلیق کی خشتِ اوّل ہے، کہ ان کی پشت سے اربوں انسانوں نے جنم لیا بلکہ ان کی تخلیق انسانی رُشد و ہدایت کا ایک ایسا نکتہ آغاز بھی تھا جس کی کوکھ سے قریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں اور تین سو تیرہ

رسولوں نے جنم لیا اور انسانوں کو ہدایت و رہنمائی فراہم کی اور یہ سلسلہ نبوت و رسالت صدیوں جاری رہا اور یکے بعد دیگرے انبیاء و رُسل مبعوث ہوتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اپنا پیغام پہنچانے اور انہیں اپنے احکام اور اوامر و نواہی عطا کرنے کے لئے نہ صرف نبوت و رسالت کا سلسلہ جاری رکھا بلکہ نسل انسانی کی ہر قوم کو اپنا اپنا نبی بھی عطا کیا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ**^(۴)

اور ہر قوم کی طرف ایک رہنما (نبی) بھیجا گیا۔

نیز یہ بھی ارشادِ الہی ہے: **وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ**^(۵)

اور ایسی کوئی امت نہیں جس میں ڈرانے والا نہ آیا ہو۔

یہ دونوں آیات مبارکہ اس امر کی شہادت دیتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کی تمام اقوام و ملک کی طرف اپنے انبیاء علیہم السلام مبعوث فرمائے تاکہ انہیں درسِ ہدایت و عبرت حاصل ہو اور اُن کے پاس گمراہی اپنانے کی کوئی دلیل باقی نہ رہے جیسا کہ جہنم رسید ہونے والے انسانوں سے اتمامِ حجت کے بعد ہی انہیں جہنم میں داخل کیا گیا تھا۔^(۶)

(۳) سورة الرعد، آیت نمبر ۷

(۴) سورة الفاطر، آیت نمبر ۲۳

(۵) قرآن مجید نے یہ تصور کئی مقامات پر بیان کیا ہے کہ گنہگار افراد کو جہنم رسید کرتے وقت اتمامِ حجت کے لئے ان سے خوشخبری دینے اور ڈرانے والوں کی آمد اور تبلیغ کے بارے میں پوچھا جائے گا، تو وہ اس امر کا اعتراف کریں گے، کہ ہاں ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے انبیاء اور رسل آئے تھے۔ ہمیں انہوں نے دین کی تعلیم بھی دی تھی، مگر ہم نے ان کی باتوں پر عمل نہیں کیا تھا۔ جیسا کہ اس مکالمہ سے ظاہر ہوتا ہے جو جہنم رسید ہونے والے افراد اور دوزخ کے

ان کے ساتھیوں میں کامل نمونہ ہے۔ اسی طرح قرآن حکیم نے ہمیں بتایا کہ ”لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ“ (سورة الاحزاب، آیت نمبر ۲۱) بیشک تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے رسول کی ذات میں کامل نمونہ ہے۔

(۶) قرآن حکیم نے حضرت آدم علیہ السلام کو سورة البقرہ، آیت نمبر ۳۵ اور سورة الاعراف، آیت نمبر ۱۹ میں ان الفاظ میں مخاطب کیا ”وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ“ اے آدم تم اور تمہاری بیوی دونوں جنت میں قیام کرو۔ غالباً انسانی نسل کو اللہ تعالیٰ کا براہِ راست یہ پہلا خطاب ہے۔

خالق کائنات نے صرف ایک بار ہی اپنے انبیاء اور رُسُل مبعوث نہیں فرمائے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ نے تسلسل کے ساتھ اپنے انبیاء اور رسول انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے اس کرۂ ارض پر بھیجے۔

جیسا کہ قرآن مجید کا ارشاد ہے: فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّنَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ وَأَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِي مَا اخْتَلَفُوا فِيهِ^(۷)

اللہ تعالیٰ نے خوش خبری دینے اور ڈرانے والے نبیوں کو بھیجا اور ان کے لئے اپنی کتاب اتاری، تاکہ وہ لوگوں کی ان باتوں کا فیصلہ کریں جن میں وہ باہم اختلاف کرتے ہیں۔

جن انبیاء کرام کا اس آیت کریمہ میں ذکر کیا گیا ہے وہ سب بیک وقت یا ایک ہی قوم، گروہ یا امت کی طرف مبعوث نہیں کئے گئے تھے بلکہ اللہ تعالیٰ انسانی ہدایت اور رہنمائی کے لئے اپنے برگزیدہ پیغمبروں اور رسولوں کو تسلسل کے ساتھ

داروغہ کے مابین قرآن مجید میں یوں نقل کیا گیا ہے: وَسَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا ۖ إِذَا جَاءُوا هَا فَتَبَيَّنَ آبَاؤُهُمْ أَوْ قَالَ لَهُمْ خَوْنُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُولُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتُ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا قَالُوا ابْلُوا إِلَيْنَا وَلَكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ (سورة الزمر، آیت نمبر ۷۱)

اور کافر جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے گروہ در گروہ۔ یہاں تک کہ جب وہ پہنچیں گے، تو اس کے دروازے کھولے جائیں گے اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے، کہ کیا تم میں وہ رسول نہیں آئے تھے جو تم پر تمہارے رب کی آیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں اس دن کے ملنے سے ڈراتے تھے۔ وہ کہیں گے کہ کیوں نہیں آئے لیکن کافروں پر عذاب کا قول برحق ہے۔ یہ معاملہ انبیاء و رسل کی بعثت کا اقرار ہے۔

(۷) سورة البقرة، آیت نمبر ۲۱۳

اس دنیا میں بھیجتا رہا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ^(۸)

اور ان کے بعد ہم نے اپنے رسول بھیجے۔

مزید برآں اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرًا^(۹)

پھر ہم نے پے درپے اپنے رسول بھیجے۔

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت جاری رہی ہے، کہ وہ متواتر اپنے پیغمبر مبعوث کرتا رہا اور یہ پیغامبر اپنی اپنی مختلف اقوام کی طرف بھیجے جاتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک وقت میں کئی کئی پیغامبر اس کرۂ ارض پر موجود ہوتے تھے، جیسے حضرت یعقوب اور حضرت یوسف، حضرت ابراہیم، حضرت اسحاق اور حضرت اسماعیل، نیز حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہم السلام اپنے اپنے عہد میں بیک وقت اس کائنات میں موجود رہے اور ہم عصر بھی قرار پائے۔ ان برگزیدہ ہستیوں کی اس کائنات میں آمد کا سلسلہ اس وقت تک جاری رہا، جب اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جزیرۃ العرب میں مبعوث ہوئے۔ آپ رحمۃ للعالمین اور خاتم النبیین ہیں۔

خالق کائنات نے جس طرح اپنے پیغامبر بڑی تعداد میں مبعوث فرمائے، اسی طرح اس نے انسانی رہنمائی اور ہدایت کے لئے کُتُب اور صحیفے بھی نازل فرمائے

(۸) سورة البقرة، آیت نمبر ۸۷

(۹) سورة المؤمنون، آیت نمبر ۴۴

جو نہ صرف اللہ تعالیٰ کا پیغام انسانوں تک پہنچاتے رہے ہیں، بلکہ اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے پیغامبروں کو بھی ہم دو اقسام میں تقسیم کرتے ہیں جنہیں ہم نبی اور رسول کے منفرد ناموں سے جانتے ہیں۔ ان دونوں میں عمومی امتیاز یہ ہے کہ اگرچہ تمام رسول بیک وقت نبی بھی ہوتے ہیں، تاہم رسولوں کو یہ خصوصیت حاصل ہوتی ہے کہ وہ صاحب کتاب یا صاحب صحف ہوتے ہیں اور انہیں نئی شریعت بھی عطا کی جاتی ہے چنانچہ دینی ادب کی معتبر روایات کی رو سے اس کائنات میں مبعوث ہونے والے رسولوں کی تعداد ۱۳ تک پہنچتی ہے۔

نبی اور رسول اللہ تعالیٰ کے فرستادہ ہوتے ہیں، ان سب کی صداقت اور حقانیت پر ایمان لانے کے تمام مسلمان پابند ہیں^(۱۰)۔ ان میں سے کسی بھی نبی یا رسول کی نبوت و رسالت کا انکار کرنے والا انسان مسلمان نہیں ہو تا کیونکہ تمام انبیاء و رسل اپنے اپنے وقت میں اللہ تعالیٰ کا پیغام لاتے رہے اور ہر مسلمان اس الہامی پیغام کو ماننے اور اس پر عمل پیرا ہونے کا پابند ہے۔ جبکہ دوسری جانب انبیاء و رسل اپنے اپنے وقت میں خالق کائنات کا شفا بخش پیغام انسانوں کو پہنچاتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ کا انسانوں کے لئے پیغام مکمل نہیں ہوا، اس وقت تک یہ سلسلہ نبوت و رسالت بھی جاری رہا اور انبیاء و رسل مبعوث ہوتے رہے۔ یوں ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے سرمدی پیغام کی تکمیل کا اعلان فرمایا، تو اس کے ساتھ ہی یہ سلسلہ بھی مکمل ہوا۔ نیز نبوت و رسالت کا دروازہ بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ”الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَآمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا“^(۱۱) اس امر کی گواہی دیتا ہے کہ پروردگار جو احکام اور اوامر نوہی انسانوں کو پہنچانا چاہتا تھا، ان کی زندگیوں کو جس اسلوب میں ڈھالنا چاہتا تھا، انہیں زندگی گزارنے کا جو کامیاب نسخہ کیسے عطا کرنا چاہتا ہے وہ سب کچھ انسانوں کو نہ صرف فکری اور نظری طور پر وصول ہو گیا ہے، بلکہ ان احکام پر عمل پیرا ہونے کا عملی نمونہ (Practicle Role Model) بھی انسانوں کو نبیوں کی صورت میں موصول ہو چکا ہے۔ اس لئے اب نہ کسی نئے رسول کی ضرورت ہے اور نہ انسانوں کو کسی اور نبی کی حاجت ہے۔ کیونکہ خالق کا مکمل پیغام مخلوق کو حاصل ہوا اور اس پر عمل پیرا ہونے کا نمونہ بھی میسر ہوا۔ ایمان مفصل^(۱۲)، کلمہ طیبہ^(۱۳) اور کلمہ شہادہ^(۱۴) کی رو سے ہر انسان اس امر کا پابند رہا ہے کہ وہ توحید ربانی کے ساتھ ساتھ عقیدہ رسالت پر بھی ایمان رکھے۔

(۱۱) سورۃ المائدہ، آیت نمبر ۳، اس حصہ کا ترجمہ ہے: آج میں نے آپ کے لئے آپ کا دین مکمل کر دیا اور میں نے آپ پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔
(۱۲) احادیث نبوی کی کتب میں ایمان مفصل کے یہ الفاظ ملتے ہیں ”امنت باللہ وملائکتہ وکتابہ ورسلہ والیوم الآخر والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت“ میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی نازل کردہ کتب پر، اس کے رسولوں پر، آخرت کے دن پر، اس پر کہ خیر و شر اللہ ہی کی طرف سے ہے اور مرنے کے بعد جی اٹھنے پر۔

(۱۳) کلمہ توحید ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ مسلمانوں میں کلمہ طیبہ کے نام سے بھی معروف ہے یہی کلمہ مبارکہ زبان سے ادا کرنے، دل سے اس کی تصدیق کرنے اور اس کے مطابق احکام پر عمل کرنے سے انسان سچا و پرکا مسلمان ہوتا ہے۔

سابقہ انبیاء و رسل کے پیروکار اپنے نبی اور رسول پر ایمان لانے کے پابند تھے جبکہ امت محمدیہ کے افراد تمام انبیاء و رسل پر ایمان لانے کے مکلف ہیں۔ نیز دیگر امتوں کے برعکس امت محمدیہ اس امر کی بھی پابند ہے کہ وہ سب نبیوں اور رسولوں کو اللہ تعالیٰ کے فرستادہ مانے وہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ختم نبوت پر اس طرح پختہ عقیدہ اور یقین رکھے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے آخری نبی اور رسول ہیں اور آپ کے بعد کوئی اور ظلی یا بروزی نبی اور رسول اس کائنات میں پیدا نہیں ہوگا کیونکہ آپ کی بعثت تمام انسانوں کی طرف ہوئی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے ”قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا“^(۱۰) اسی لئے جب تک آخری انسان اس کرہ ارض پر موجود رہے گا، آپ اس کے رسول ہیں اور ہر رسول نبی بھی ہوتا ہے۔ اس لئے اب کوئی نیا نبی یا رسول پیدا نہیں ہوگا اور نہ ہی مبعوث ہوگا۔

مسلمان جب کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں، تو وہ بیک وقت توحید و رسالت دونوں کا اقرار و اعتراف کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہے اور وہ ہمیشہ رہے گا، نہ اس کی کوئی

(۱۲) مسلمان جن چھ کلموں کا التزام کرتے ہیں۔ ان میں دوسرا کلمہ شہادت ہے ”اشھد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له واشھد ان محمدا عبده ورسوله“ کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے جو یکتا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔

(۱۵) سورة الاعراف، آیت ۱۵۸۔ ترجمہ: کہہ دیجئے اے انسانو! میں آپ سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔

ابتداء ہے نہ انتہا کیونکہ اس کلمہ طیبہ میں کوئی فعل (Verb) نہیں ہے جو حادث ہو اور زمانہ کی قید سے مقید ہو۔ اسی طرح مسلمان جب ”محمد رسول اللہ“ کہتے ہیں تو وہ یہ اقرار کرتے ہیں کہ محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اس کا منشاء یہ ہے کہ نہ ان کی رسالت منسوخ ہوئی ہے اور نہ ہی کوئی اور نبی یا رسول اب تک مبعوث ہوا ہے یا آئندہ ہوگا۔ اس لئے آپ کی نبوت و رسالت دائمی ہے خو ”ختم نبوت“ کی دلیل ہے۔

لہذا اس جملہ اسمیہ کا منشاء یہ بھی ہے کہ رحمۃ للعالمین ﷺ ہر انس و جان کی نبوت و رسالت حادث نہیں بلکہ ابدی اور دائمی ہے اور اس کائنات کے ختم ہونے تک جاری اور قائم رہے گی۔ اس لئے مسلمانوں کا یہ غیر متزلزل عقیدہ ہے کہ ”محمد رسول اللہ“ کے الفاظ کے اندر ”ختم نبوت“ کا عقیدہ مضمر ہے۔ لہذا نہ آپ کی نبوت و رسالت ختم ہوگی نہ آپ کی شریعت منسوخ ہوگی اور نہ ہی قرآن مجید کے بعد کوئی اور الہامی کتاب نازل ہوگی۔ اس لئے آپ ہی ”خاتم النبیین“ ہیں اور آپ کی ہی نبوت و رسالت دائمی اور ابدی قائم رہنے والی ہے۔

ان فکری اور درایتی دلائل کے ساتھ ساتھ دینی ادب بھی ایسے شواہد و دلائل سے مالا مال ہے، جو اس امر کی ناقابل تردید شہادت دیتے ہیں، کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ ان کی نبوت و رسالت ہمیشہ قائم رہنے والی صفات رکھتی ہے۔ اس لئے اب اس کائنات میں کوئی اور نبی یا رسول پیدا نہیں ہوگا، بلکہ آپ ہی کا عطا کردہ نظام حیات قیامت تک نافذ العمل رہے گا۔

ان عقلی دلائل کے ساتھ ساتھ بہت سے نقلی شواہد بھی موجود ہیں جو نہ صرف اس امر کی تائید کرتے ہیں، بلکہ وہ ختم نبوت کے موضوع پر شاہد عادل بھی ہیں۔ ان شواہد و براہین کو بیان کرنے سے پہلے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس مقام پر ہم اس دینی عقیدہ کی وضاحت کریں کہ ”ختم نبوت“ کیا ہے؟ اور اس کے انسانی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

۱۔ نبوت و رسالت ایک لازمی حقیقت ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے انسانی ہدایت و رہنمائی نیز اسے درسِ توحید دینے کے لئے بہت سے انبیاء کرام مبعوث فرمائے۔ ان میں ۳۱۳ رسول بھی تھے جنہیں نئی شریعتیں اور الہامی کُتُب و صحف عطا کئے گئے۔ لہذا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان تمام نبیوں اور رسولوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے برگزیدہ نبی اور رسول تسلیم کرے۔ ان سب کو اللہ تعالیٰ کے مبعوث کردہ تسلیم کرے۔ نیز ان کی حقیقی تعداد معلوم کئے بغیر ان کی تعلیمات کو اپنے اپنے وقت میں برحق مانے اور ان کی ہر گز تکذیب نہ کرے۔

۲۔ مسلمانوں کے عقیدے کی رُو سے حضرت آدم علیہ السلام نہ صرف انسانیت کے جدِ اعلیٰ ہیں اور انہیں سے انسانی نسل کا آغاز ہوا، بلکہ وہ پہلے نبی بھی تھے جن سے اللہ تعالیٰ نے براہِ راست خطاب کیا اور قرآن مجید میں متعدد مقامات پر ”یا آدم“ (۱۶) کہہ کر ان سے خطاب کیا گیا۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک انبیاء اور رُسل انسانی رہنمائی کے لئے اس کائنات میں آتے رہے۔ یہ بات بھی

(۱۶) سورۃ الاعراف، آیت ۱۹۔ ”وَيَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ“ اے آدم اور آپ کی بیوی دونوں جنت میں قیام کر۔

عقیدہ مسلم کا حصہ ہے کہ اس کائنات میں ایک وقت میں ایک رسول مبعوث ہوتا تھا جبکہ بیک وقت کئی کئی نبی اس کائنات میں موجود رہے ہیں۔ وہ اپنے عہد کی کتاب اور شریعت کی تعلیمات اپنی اپنی قوم تک پہنچاتے رہے ہیں۔

۳۔ نبوت و رسالت کے جس سلسلہ کا آغاز بالترتیب حضرت آدم اور حضرت نوح علیہما السلام سے ہوا تھا وہ سلسلہ نبوت و رسالت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تک پہنچ کر تکمیل پذیر ہوا۔ جس کا مقصد و منشاء یہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور آخری رسول ہیں۔ ان کے بعد اس کائنات میں کوئی نیا نبی یا نیا رسول مبعوث نہیں ہوگا، نہ ہی کسی بھی انسان کا دعویٰ نبوت حقیقی ہوگا، بلکہ ایسے تمام افراد جھوٹے اور کذاب مدعیانِ نبوت ہوتے ہیں، چاہے وہ ظلی، بروزی یا کسی اور نوعیت کی نبوت کے دعویدار ہوں، وہ سب جھوٹے شمار ہوں گے۔ نہ صرف ان کی طرف توجہ نہیں دی جائے گی بلکہ وہ سب اسلامی تعلیمات کی رُو سے مُرتد قرار پا کر واجب القتل ہوں گے اور ایسے افراد کو مارنے والے اور ان کے پیروکار بھی دائرہ اسلام سے خارج اور غیر مسلم شمار ہوں گے۔

۴۔ عقیدہ ختم نبوت درحقیقت عقیدہ رسالت کا لازمی حصہ ہے۔ اس لئے جو مسلمان عقیدہ توحید کے ساتھ ساتھ عقیدہ رسالت پر یقین رکھتا ہے، اس پر لازم ہے کہ وہ ختم نبوت پر غیر متزلزل یقین رکھے، کہ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ کو اس فانی دنیا سے وصال کر کے اپنے مالکِ حقیقی اور رفیقِ اعلیٰ سے جا ملے۔ ان کے بعد اس کائنات میں نہ کوئی نیا نبی مبعوث ہوگا اور نہ ہی کوئی رسول۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کے عقیدہ کی رُو سے جب حضرت عیسیٰ علیہ

السلام بھی زندہ ہو کر آسمانوں سے اتریں گے، تو وہ بھی امتِ محمدیہ کے رُکن ہوں گے اور وہ دوبارہ نبی یا رسول کی حیثیت سے اس کائنات میں نہیں آئیں گے۔

۵۔ یہ امر بھی عقیدہ ختم نبوت کا لازمی حصہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کُتب اور صُحف اپنی شریعتوں کے نفاذ اور انسانی رہنمائی کے لئے نازل فرمائیں ان میں قرآن مجید آخری الہامی کتاب ہے۔ قرآن مجید کے بعد کوئی صحیفہ آسمانی یا کتابِ ربانی نازل نہیں ہوگی کیونکہ الہامی کتاب یا صحیفہ کسی رسول پر نازل ہوتا رہا ہے اب چونکہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نیا رسول مبعوث نہیں ہوگا اس لئے نہ ہی قرآن مجید کے بعد کوئی نئی کتاب یا صحیفہ نازل ہوگا، بلکہ قرآن مجید آخری الہامی کتاب کی حیثیت سے سدا زندہ اور نافذ العمل رہے گا۔

۶۔ اسلامی تعلیمات کی اساس (Foundation) قرآن مجید اور سنتِ نبوی پر تعمیر ہوتی ہے۔ قرآن مجید کا نزول آخری رسول پر ہوا اور آپ کے وصال کے ساتھ ہی سنتِ نبوی بھی تکمیل پذیر ہوئی۔ آپ کے اس دنیا سے وصال کے بعد اسلام کے بنیادی مصادر میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا۔ اس لئے قرآن مجید اور سنتِ نبوی کی تعلیمات اور ہدایات نہ صرف ابدی اور آخری ہیں، کہ ان میں کوئی کمی و بیشی یا تبدیلی نہیں ہو سکتی بلکہ یہی تعلیمات حتمی، لازمی، ابدی اور یقینی ہیں جن پر ایمان لانا اور جن پر عمل پیرا ہونا تمام مسلمانوں پر لازم ہے۔ چنانچہ ان تعلیمات کا جاننا اور ان پر عمل کرنا ہی مسلمانوں کے لئے ”ختم نبوت“ کے عقیدے کی تکمیل کی ضمانت ہے۔ جو افراد مسلمان ہونے کے دعویدار ہیں، لیکن وہ قرآن و سنت کی تعلیمات پر عمل پیرا نہیں ہوتے، وہ اپنے عقیدہ ”ختم نبوت“ کے بارے میں نئے سرے سے غور

کریں کیونکہ عقیدہ ”ختم نبوت“ اپنے نبی و رسول کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کا متقاضی ہے۔

۷۔ اس امر کی وضاحت کرنا بھی مناسب ہوگا کہ توحید و رسالت پر ایمان لا کر ہی کوئی انسان دائرہ اسلام میں داخل ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی انسان عقیدہ توحید پر یقین رکھتا ہو لیکن وہ عقیدہ رسالت سے انکار کرتا ہے، تو وہ موحد تو ہو سکتا ہے لیکن وہ مسلمان قرار نہیں پائے گا۔ اسی طرح عقیدہ ”ختم نبوت“ یقیناً عقیدہ رسالت کا جزو لا ینفک (Integral Part) ہے۔ اس لئے جو انسان عقیدہ رسالت کا تو دعویٰ دے رہا ہے لیکن وہ ”ختم نبوت“ پر یقین نہیں رکھتا تو وہ مسلمان نہیں ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ختم نبوت سے انکار کرنے والا ہر فرد نہ صرف دائرہ اسلام سے خارج شمار ہوتا ہے، بلکہ ایسے افراد مسلم ریاستوں اور معاشروں میں بھی غیر مسلم اقلیت قرار پاتے ہیں جن کے اپنے حقوق اور اپنے فرائض ہوتے ہیں جو مسلمانوں سے جدا گانہ ہوتے ہیں۔

۸۔ اس امر سے انکار ممکن نہیں کہ کسی نئی چیز، قانون، لائحہ عمل، ضابطہ حیات یا عرف و عادت میں تبدیلی کی ضرورت اس وقت درپیش ہوتی ہے جب پہلی میسر سہولت سے انسانی ضرورتیں پوری نہیں ہوتی ہیں، انسانی زندگی کا پھیلاؤ نہ چلتا ہو اور انسان اپنے مقاصد کی تکمیل نہ کر سکتا ہو۔ ظاہر ہے کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو زمانی اور مکانی حالات و ضروریات سے بالاتر ہے اور وہ ہر عہد اور ہر جگہ کے انسان کی دینی، سیاسی، معاشی، معاشرتی، سماجی، قانونی اور اخلاقی ضروریات کا کفیل ہے۔ نہ اس میں تبدیلی کی ضرورت ہے اور نہ ہی تنسیخ و ترمیم درکار ہے۔ کیونکہ اسلام جس طرح عہد رسالت میں فعال، قابلِ عمل، نافذ اور لاگو تھا، وہی اسلام آج

بھی اپنے جاہ و جلال کے ساتھ نافذ کیا جاسکتا ہے۔ اس وقت اسلام اور مسلمانوں کے حوالے سے جو کمزوریاں اور مشکلات ظاہر کی جا رہی ہیں، وہ اسلام کی نہیں بلکہ مسلمانوں کی اپنی کمزوریاں اور نقائص معلوم ہوتے ہیں۔ اس لئے اسلام میں کسی قسم کی ترمیم و اضافہ کی ضرورت نہ آج ہے اور نہ ہی کل ہوگی۔ اس لئے ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ عہد رسالت کے نظام کو ہی کما حقہ اپنایا جائے، اسی میں مسلمانوں کی کامیابی اور کامرانی کا راز پنہاں ہے۔ اسی لئے ”ختم نبوت“ کا عقیدہ مسلمانوں میں سدا قائم رہے گا کیونکہ اسلام کے پوری طرح سے محفوظ اور قابل عمل ہونے کی بناء پر نہ کسی نئے نظام حیات کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی اور نبی یا رسول کی حاجت ہے۔

۹۔ اسلام ضابطہ حیات ہوتے ہوئے عقیدہ و عمل سے عبارت ہے، کیونکہ نہ صرف عقیدہ و عمل کا باہم چولی دامن کا ساتھ ہوتا ہے، بلکہ عقیدہ عمل کے بغیر ادھورا اور عمل عقیدہ کے بغیر بے سود ہے۔ اس لئے عقیدہ ”ختم نبوت“ اپنانے کی اشد ضرورت ہے کیونکہ جس صاحب لولاک ﷺ پر سلسلہ نبوت و رسالت تکمیل پذیر ہوا وہ نہ صرف مجسم پیکر عقیدہ و عمل تھے بلکہ ان کی حیات مبارکہ کا ایک ایک لمحہ اور ہر حصہ انسانوں کے لئے خضر راہ اور مسلمانوں کے لئے اسوہ حسنہ ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے آخری پیغامبر خود پیکر عقیدہ و عمل تھے۔ انہوں نے انسانوں میں رہ کر زندگی بسر کی اور انہیں اپنا نمونہ عمل فراہم کیا۔ اس لئے وہ آج بھی کامل نمونہ ہیں اور خاتم الانبیاء ہونے کی حیثیت سے آج بھی پوری طرح لائق پیروی ہیں

اور قابل تقلید ہیں کیونکہ ان کی اطاعت ہی درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہوتی ہے۔^(۱۷)

مندرجہ بالا سطور میں ہم نے حتی المقدور عقیدہ ”ختم نبوت“ کی حقیقت اور ماہیت بیان کرنے کی کوشش کی اور یہ حقیقت قوی دلائل سے واضح کی کہ عصر حاضر کے انسان کے لئے عموماً اور مسلمانوں کے لئے خصوصاً عقیدہ ”ختم نبوت“ کی ویسی ہی ضرورت ہے جیسی اس کی عہد رسالت میں حاجت تھی۔ نیز یہی عقیدہ مسلمانوں کے لئے مستقبل میں بھی مشعل راہ بننا رہے گا۔ اس لئے ذیل کی سطور میں ہم عقیدہ ختم نبوت کے چند نقلی دلائل پیش کرتے ہیں:

قرآن مجید اسلامی تعلیمات کا پہلا اور مضبوط ترین مصدر و ماخذ ہے جو امر قرآن مجید میں بیان ہو، وہ مسلمانوں کے لئے حرف آخر (Final Verdict) شمار ہوتا ہے، اس پر من و عن عمل کیا جاتا ہے۔ اس امر پر نہ عمل کرنا کبھی معطل ہوتا ہے اور نہ ہی اس میں کمی بیشی یا ترمیم و اضافہ ہوتا ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے قرآن مجید میں واضح رہنمائی موجود ہے۔ یوں تو قرآن مجید کی متعدد آیات مبارکہ میں یہ عقیدہ بیان ہوا ہے۔ تاہم ہم اس جگہ قرآن مجید کی اس آیت کریمہ پر اعتماد کرتے ہیں جو اس عقیدہ کا بین ثبوت بھی ہے اور اس آیت کریمہ کی رو سے مسلمانوں کا عہد رسالت سے لے کر آج تک اس امر پر اجماع (Consensus) بھی قائم ہے۔ چنانچہ اس حوالے سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(۱۷) سورة النساء، آیت ۸۰۔ ”مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ“ جس نے رسول کی پیروی کی اس نے درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔ اس آیت کریمہ کی طرف اشارہ ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا^(۱۸)

تمہارے مردوں میں سے محمد (ﷺ) کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے۔

اس آیت کریمہ کو عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے انتہائی اعلیٰ مقام اور بنیادی حیثیت حاصل ہے کیونکہ اس آیت کا حصہ ”خَاتَمُ النَّبِيِّينَ“ اس عقیدے کی براہ راست خبر دیتا ہے کہ آسمانی ہدایت کا جو سلسلہ ابتداء آفرینش سے شروع ہوا تھا وہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے بعد اختتام پذیر اور مکمل ہوا۔ اس لئے ان کے بعد کوئی اور نبی یا رسول مبعوث نہیں ہو گا بلکہ حضرت محمد ﷺ اس قدر ارفع اور اعلیٰ ہستی ہیں کہ وہ خاتم الانبیاء والمرسلین ہونے کا تاج اپنے سر پر سجائے ہوئے ہیں جو تیر تاباں کی طرح سد اور خشاں رہے گا۔

اس آیت مبارکہ میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات ستودہ صفات کے کئی پہلو اجاگر کئے گئے ہیں کہ:-

(۱) ان کا ذاتی اسم گرامی ”محمد“ ﷺ ہے جس کی معنوی خاصیت یہ ہے کہ وہ اس کائنات کی تمام مخلوقات سے عموماً اور انسانوں میں خصوصاً سب سے زیادہ تعریف کئے گئے ہیں اور انہیں کا اللہ تعالیٰ نے ذکر بلند کیا ہے۔^(۱۹)

(۲) یہ وہی محمد ﷺ ہی ہیں، جن کی کوئی زریئہ اولاد (حیات) نہیں ہے جسے منصب نبوت منتقل ہو سکے۔

(۳) وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں کیونکہ ان پر نہ صرف قرآن مجید نازل ہوا بلکہ وہ نئی شریعت بھی لائے۔

(۴) وہ خاتم الانبیاء ہیں کیونکہ آپ کی اس کائنات میں تشریف آوری کے بعد کوئی نیا رسول تو درکنار کوئی نیانی بھی مبعوث نہیں ہو گا جو رسول کے تابع ہوتا ہے۔ گویا اس آیت مبارکہ کے ذریعے سے نبوت و رسالت کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا گیا۔ نیز اس موضوع پر وقوع پذیر ہونے والے تمام امکانات اور خدشات کا بھی مکمل ازالہ کر دیا گیا ہے۔

قرآن حکیم کی تعبیر و تشریح کے لئے ہمیں سنت نبوی سے بھی خاطر خواہ مواد حاصل ہوتا ہے۔ اس وسیع تر مواد میں سے چند جواہر پارے یہاں پیش کئے جاتے ہیں۔ واضح رہے کہ سنت نبوی سے اس موضوع پر ہمیں جو مواد ملتا ہے وہ نہ صرف عقیدہ ختم نبوت کے متنوع پہلو اور مختلف زوایے بیان کرتا ہے بلکہ وہ مواد قاری کو اس آیت کریمہ کے متنوع پہلوؤں سے بھی آگاہ کرتا ہے۔ اس لئے ان وسیع تر معلومات کے منتخب جواہر پارے یہاں پیش کئے جاتے ہیں۔

الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدي ولا نبي بعدي^(۲۰)

(۱۹) سورة الم نشرح، آیت نمبر ۴ ”وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ“ اور ہم نے آپ کا ذکر بلند کر دیا۔ چنانچہ کلمہ طیبہ، کلمہ شہادت اور اذان میں سدا آپ کا نام بلند ہوتا رہے گا۔

(۲۰) سنن الترمذی، کتاب الرؤیا، رقم الحدیث ۲۳۷۴، ۳/ ۳۶۴

(۱۸) سورة الاحزاب، آیت نمبر ۴۰

رسالت اور نبوت ختم ہو چکی ہیں، اس لئے میرے بعد اب نہ کوئی اور رسالت ہوگی اور نہ ہی کوئی اور نبوت ہوگی۔

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كانت بنو إسرائيل تسوسهم الأنبياء كلما هلك نبي خلفه نبي وإنه لا نبي بعدي وسيكون خلفاء فيكثرون.^(۲۱)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل کی اصلاح کی نگرانی انبیاء کرتے تھے جب ایک نبی گزر جاتا تو اس کے پیچھے دوسرا نبی آجاتا اور میرے بعد کوئی اور نبی نہیں ہے اور بڑی تعداد میں خلفاء ہوں گے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أول الأنبياء آدم وآخرهم محمد^(۲۲)
حضرت آدم علیہ السلام سب سے پہلے نبی ہیں جبکہ محمد ﷺ سب سے آخری نبی ہیں۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا آخر الأنبياء وأنتم آخر الأمم.^(۲۳)
آپ ﷺ نے فرمایا میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔
يا أيها الناس إن ربكم واحد ، وإن أباكم واحد ودينكم واحد ولا نبي بعدي.^(۲۴)

اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے، تمہارا باپ ایک ہے، تمہارا دین ایک ہے اور میرے بعد کوئی اور نبی نہیں ہوگا۔

(۲۱) صحیح البخاری، کتاب الانبیاء، باب ذکر بنی اسرائیل، ۴/ ۱۴۴

(۲۲) کنز العمال، ۷/ ۱۲۰

(۲۳) سنن ابن ماجہ، فتنۃ الدجال، حدیث: ۴۰۷۷، ۲/ ۱۳۵۹

(۲۴) کنز العمال، حدیث: ۳۲۱۱۱، ۱۱/ ۲۱۱

ان پجگانہ ارشاداتِ نبویہ میں سے ہر ایک میں سلسلہ نبوت و رسالت کی تکمیل اور اس کے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جانے کی نوید سنائی گئی ہے اور مسلمانوں کو اس امر کی واضح الفاظ میں تعلیم دی گئی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے بعد نبوت و رسالت کا دروازہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند ہو چکا ہے اور آپ کے بعد انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے اس کائنات میں نہ کوئی نیا نبی مبعوث ہوگا اور نہ کوئی نیا رسول بھیجا جائے گا۔ اس لئے اسلام آخری دین ہے اور مسلمان اس کائنات میں قائم ہونے والی آخری امت ہیں چونکہ پیغام رسالت بھی مکمل ہو چکا ہے اور دین اسلام بھی مکمل ہو چکا ہے^(۲۵) جسے اللہ تعالیٰ نے پسند کر کے اپنے بندوں سے قبول بھی فرمایا ہے^(۲۶) اس لئے نہ کوئی نئی کتاب یا صحیفہ نازل ہوگا اور نہ ہی اب کوئی نئی شریعت نافذ ہوگی۔ لہذا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہی اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں، قرآن مجید آخری الہامی کتاب ہے اور مسلمان ہی اس کائنات میں آخری امت ہیں لہذا اس کائنات میں صرف اسلام ہی ایسا واحد دین ہے، جو پوری دنیا کے ادیان پر غالب آئے گا۔^(۲۷)

بظاہر تو ”ختم نبوت“ کا تعلق ایمان بالرسالت سے ہے کہ ”ختم نبوت“ پر یقین و اعتماد کے بغیر عقیدہ رسالت یقیناً نامکمل اور ادھورا ہے۔ تاہم اسلامی عقائد کا

(۲۵) سورۃ آل عمران، آیت ۱۹، ”إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ“ بے شک اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ دین اسلام ہی ہے۔

(۲۶) سورۃ المائدہ، آیت ۳، ”وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا“ اور میں نے آپ کے لئے اسلام بطور دین پسند کیا۔

(۲۷) سورۃ الفتح، آیت ۲۸، ”هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ“ اللہ تعالیٰ ہی نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق (اسلام) دے کر بھیجا، تاکہ یہ دین دیگر تمام ادیان پر غالب ہو۔

اگر بغور مطالعہ کیا جائے، تو یہ حقیقت بھی عیاں ہوتی ہے کہ ”ختم نبوت“ کا عقیدہ ہی دین اسلام کی صداقت، ثقانیت اور تکمیل کا واحد ذریعہ ہے۔ کیونکہ عقیدہ ختم نبوت ہی اللہ تعالیٰ کی توحید کی تکمیل کا پیغامبر ہے۔ یہی عقیدہ وحدت نسل انسانی، انسانی مساوات اور احترام آدمیت کا ضامن ہے۔ اسی عقیدہ کے ذریعے سے ہی توحید ربانی اور عظمت انسانی کے دونوں ستون قائم و دائم رہ سکتے ہیں، جو کہ ارض کے قطبین کی طرح توحید ربانی اور انسانی عزت و وقار کو قائم رکھ سکتے ہیں۔

عقیدہ ”ختم نبوت“ نہ صرف مسلمانوں کے ایمان بالرسالت کی تکمیل کرتا ہے بلکہ یہی عقیدہ دنیا میں مدعیان نبوت کی تکذیب بھی کرتا ہے۔ چنانچہ اس عقیدہ کی رو سے نبوت محمدی ابدی اور دائمی ہے۔ شریعت محمدی تمام انسانوں کے لئے ابدی روح پرور اور شفا بخش پیغام ہے اور پیغام محمدی ہی انسانی فوز و فلاح کا ضامن ہے۔ نیز اسی عقیدہ پر عمل پیرا ہو کر قرآنی حکیم کے حکم ”كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً“ پر عمل کرتے ہوئے پوری انسانیت کو تحفظ و بقا اور احترامیت کا درس دیا جاسکتا ہے۔

ان نقلی و عقلی دلائل کی روشنی میں ”عقیدہ ختم نبوت“ نہ صرف مسلمانوں کی وحدت و بقا کے تحفظ کے لئے ایک ناگزیر ضرورت ہے بلکہ یہی عقیدہ انسانوں کو اس حقیقت سے بھی روشناس کراتا ہے کہ سلسلہ نبوت و رسالت کے اجراء کے سب مقاصد اور تسلسل کے تمام اسباب و علل مکمل ہو چکے لہذا آئندہ انسانیت کو کسی اور نبی یا رسول کی ضرورت نہیں ہے۔ چنانچہ جب ہم ماضی میں سلسلہ نبوت کے مسلسل جاری رہنے پر توجہ دیتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس کے یہ اسباب تھے:-

- ۱۔ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب دنیا سے مفقود ہو چکی ہو۔
 - ۲۔ کتاب اللہ میں تحریف اور تبدیلی رونما ہو چکی ہو اور وہ قابل عمل نہ رہی ہو۔
 - ۳۔ جب کوئی حکم یا احکام کسی قوم و زمانہ کے ساتھ خاص ہونے کی بناء پر منسوخ ہو چکے ہوں اور قابل عمل نہ رہے ہوں۔
 - ۴۔ شریعت الہی کی تکمیل نہ ہوئی ہو اور انسان کے لئے نئے احکام کا سلسلہ جاری رہنا ناگزیر ہو۔
 - ۵۔ اقوام کے لئے الگ الگ انبیاء و رسل مبعوث ہوئے ہوں اور پوری انسانیت کے داعی کی آمد متوقع اور ناگزیر ہو۔
 - ۶۔ الہامی کتاب کی حفاظت کا الہامی یثاق موجود نہ ہو اور وہ ضائع ہو جائے یا اس کے احکام میں تحریف ہو چکی ہو۔
 - ۷۔ انسان کو ایسے مسائل اور مشکلات کا سامنا ہو جن کا الہامی مدد اور روحانی حل مطلوب ہو۔
 - ۸۔ انسانیت کے پاس کوئی ایسا عملی نمونہ یا اسوہ حسنہ موجود نہ ہو جو شرعی احکام کا عملی نمونہ اور اسلوب پیش کرتا ہو۔
- یہ چند ناگزیر اسباب و علل ہوتے ہیں جو نئے رسول یا نئے نبی کی بعثت کا تقاضا کرتے رہے ہیں۔ نیز یہ اسباب و علل انسانی تاریخ اور تاریخ نبوت و رسالت کا سنہری باب ہیں اور سارا الہامی ادب (REVEALED LITERATURE) ان سے پُر ہے۔

ان اسباب و علل پر انفرادی و اجتماعی طور پر غور کیا جائے تو رحمتہ للعالمین، خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ نہ صرف ان تمام امور کی تکمیل فرمانے والے ہیں اور ان کی ذات میں اور ان کی تعلیمات میں وہ سب اوصاف و کمالات اور تمام صلاحیتیں موجود ہیں کہ جن کی بدولت سب اسباب و علل کا انسانیت کو شافی اور وافی حل میسر آجائے۔ چنانچہ آپ پوری انسانیت کے لئے نبی اور رسول ہیں۔ آپ کی تمام زندگی، آپ کے اقوال و افعال، آپ کے پسندیدہ اور منظور کردہ امور اور آپ کے اخلاقی حسنہ محفوظ اور تمام کے تمام اسوہ حسنہ بن کر پوری انسانیت کے لئے مشعلِ راہ ہیں۔ آپ پر نازل شدہ کتاب قرآن مجید نہ صرف اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ آخری کتاب ہے بلکہ یہ پوری انسانیت کے لئے کتابِ ہدایت ہے۔^(۲۸) مزید برآں شریعتِ محمدی انسانیت کو پیش آنے والے تمام امور میں رہنمائی اُصول عطا کرتی ہے۔

خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے عطا کردہ اوامر و نواہی اور اعمال و افعال پوری طرح سے محفوظ ہونے کی بناء پر ایک جانب تو وہ قرآنی احکام کا عملی نمونہ ہیں تو دوسری طرف وہ سدا قابلِ عمل اور قابلِ تقلید نمونہ ہیں۔ نیز شریعتِ محمدی پوری انسانیت کو رہنمائی بھی عطا کرتی ہے اور اپنی ساخت و ماہیت میں بھی مکمل ہے۔ اس کے احکام مکمل اور ہر طرح کی تنبیخ و ترمیم سے بالاتر ہیں۔ نیز شریعتِ محمدی پوری انسانیت کے لئے ہمیشہ مشعلِ راہ ہے۔ اس لئے عملی، عقلی اور استدلالی طور پر انسانوں یا مسلمانوں کو کسی نئے نبی یا رسول کی ضرورت نہیں ہے۔

(۲۸) سورۃ بنی اسرائیل، آیت ۹، ”إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّيْتِ هِيَ أَقْوَمُ“ کی طرف اشارہ ہے۔

ختم نبوت کا ایک درخشاں پہلو یہ بھی ہے کہ آپ کی نبوت و رسالت تمام زمانوں، تمام مکانوں اور تمام انسانوں کے لئے ہے اور اس کی دی ہوئی شریعت انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں پر محیط ہے۔ چنانچہ جنین (EMBRYO) میں زندگی کا آغاز ہونے سے لے کر انسان کے مرنے کے بعد قبر میں جانے، بلکہ مابعد الطبیعیات امور تک کے احکام فراہم کرتی ہے۔ مزید برآں جن امور، معاملات، حوادث، مسائل اور زمان و مکان کا انسان کو ابھی تک ادراک بھی نہیں ہوا ہے ان کے بارے میں بھی اسلامی شریعت رہنمائی اور ہدایت فراہم کرتی ہے اور یہ ہدایت و رہنمائی اس کائنات کے آخری انسان کو بھی بعینہ میسر رہے گی۔ اس لئے نہ انسانوں کو اور نہ ہی مسلمانوں کو نئے نبی یا نئے رسول کی ضرورت ہے بلکہ انسانیت کی فلاح اور مسلمانوں کی بقاء اس امر میں مضمر ہے کہ وہ عقیدہ ”ختم نبوت“ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں، تاکہ ان کا ایمان مکمل رہے، وہ ختم نبوت کے احکام اور فرائض کی بجا آوری کا حق ادا کریں اور عقیدہ ”ختم نبوت“ کے تقاضے پورے کریں تاکہ اس عظیم اسلامی عقیدے کو کوئی نہ نقصان پہنچا سکے اور نہ ہی کمزور کر کے اس میں کوئی رخنہ اندازی کر سکے۔

”ختم نبوت“ کا عقیدہ نہ صرف قرآن مجید اور احادیثِ نبویہ سے روز روشن کی طرح عیاں ہوتا ہے بلکہ عہد رسالت سے لے کر آج تک اس امر پر امتِ مسلمہ کا اجماع ہے کہ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ ”ختم نبوت“ پر پختہ عقیدہ اور کامل یقین رکھے اور جس طرح وہ دیگر عقائد کا اظہار کرتا ہے ویسے ہی وہ اپنے عقیدہ ”ختم نبوت“ کا بھی برملا اظہار کرتا ہے۔ اس امر پر بھی تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ جو مسلمان ”ختم نبوت“ کا انکار کرتا ہے وہ مسلمان نہیں رہتا، بلکہ وہ دائرہ اسلام سے

خارج ہو جاتا ہے۔ مزید برآں جان بوجھ کر ایسا کرنے والا فرد مُرتد ہونے کی وجہ سے مستوجب سزا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی تاریخ کے مختلف ادوار میں مدعیان نبوت اور جھوٹے نبیوں کے ساتھ آہنی ہاتھوں سے نمٹا جاتا رہا ہے۔ چنانچہ مسلمانوں نے تلبیس ابلیس (۲۹) جیسی کتب تصنیف کیں اور ان میں نہ صرف جھوٹے مدعیان نبوت کے باطل دعوؤں کو مضبوط دلائل سے باطل قرار دیا، بلکہ عقیدہ ”ختم نبوت“ کی حقیقت اور ماہیت سے بھی مسلمانوں کو روشناس کرایا۔ جبکہ مسلم ریاستوں نے جھوٹے مدعیان نبوت کا استیصال اور خاتمہ کیا۔

دنیا کے دیگر خطوں کی طرح برصغیر میں بھی فتنہ انگار ”ختم نبوت“ نے جڑ پکڑی اور ملعون غلام احمد قادیانی نے اپنی نبوت کے جھوٹے دعوے کا پرچار شروع کیا تو اُس خطہ کے مسلمانوں اور علماء کرام نے اس جھوٹے دعوے کا علمی انداز میں مضبوط براہین اور دلائل کے ساتھ دند ان شکن جواب دیا۔

چنانچہ پیر مہر علی شاہ، صاحبزادہ فیض الحسن آف آلو مہار اور مولانا عبدالستار خان نیازی جیسے جید علمائے کرام اور اس وقت کے کئی دانشوروں اور قلم کاروں نے ختم نبوت کا کامیابی سے بھرپور دفاع کیا اور جھوٹے مدعی نبوت اور اس کے پیروکاروں کو تقریر و تحریر، مناظرہ اور بحث و مباحثہ کے ہر میدان میں شکست دی۔

اور لاہوریوں کے خلاف جو تحریک شروع ہوئی تھی، جس میں لاکھوں مسلمانوں نے علمی اور عملی طور پر حصہ لیا تھا، یہ سلسلہ قیام پاکستان کے بعد بھی

(۲۹) تلبیس ابلیس ابن الجوزی، عبدالرحمان بن ابی الحسن کی تصنیف ہے جس میں متعدد جھوٹے مدعیان نبوت کے جھوٹ کی قلعی کھولی گئی ہے۔

مسلحہ جاری رہا۔ نہ صرف علماء، دانشور، مشائخ اور اساتذہ و طلبہ نے اس تحریک میں عملی طور پر حصہ لیا، بلکہ محراب و منبر اور دینی حلقے بھی عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ و آبیاری کرتے رہے۔ جبکہ مملکت خداداد پاکستان کے شہریوں نے بھی ختم نبوت کی تحریکوں ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء میں بھرپور کردار ادا کیا۔

عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیوں کے خلاف ۱۹۷۴ء کی عوامی تحریک اس قدر مضبوط، بھرپور، مسلح اور مستحکم تھی کہ اس وقت کی حکومت بھی اس امر پر مجبور ہوئی کہ وہ قادیانیوں کا مسئلہ قومی اسمبلی میں لے کر جائے اور پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے۔ چنانچہ جب یہ بل پاکستان کی قومی اسمبلی میں پیش ہوا تو اس وقت ایک جانب اس موضوع پر تحریک زوروں پر تھی تو دوسری طرف تمام سیاسی جماعتیں اور دینی قوتیں اس بل کو منظور کروانے کے لئے سرگرم عمل تھیں۔ چنانچہ اراکین قومی اسمبلی مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا شاہ تراب الحق اور راجہ محمد ظفر الحق نے اس بل کی منظوری کے لئے اہم کردار ادا کیا اور ۱۹۷۴ء میں پاکستان پیپلز پارٹی کے پہلے دور حکومت میں قادیانیوں کو بالاتفاق پاکستان کی غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔ یہ ایک عظیم فیصلہ تھا جس کے نہ صرف برصغیر میں دُور رس نتائج مرتب ہوئے اور قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پائے کہ اس آئینی ترمیم سے نہ صرف برصغیر میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا بلکہ اسی فیصلے کی روشنی میں قادیانیوں کو تمام مسلم ریاستوں اور سب مسلم معاشروں میں بھی غیر مسلم کے طور پر تسلیم کر لیا گیا۔ اسی وجہ سے نہ صرف قادیانی، لاہوری اور مرزائی غیر مسلم قرار پائے بلکہ عقیدہ ختم نبوت کا بھی عملاً تحفظ کیا گیا جو پاکستان کے لئے ایک اعزاز ہے۔

”ختم نبوت“ نہ صرف مسلمانوں کے بنیادی عقائد کا لازمی حصہ ہے، بلکہ یہ عقیدہ تمام مسلمانوں کو باہمی اتحاد کی لڑی میں بھی پڑوتا ہے کہ نہ صرف مسلمانوں کے تمام مسالک اور فرقے عقیدہ ”ختم نبوت“ کے قائل اور پیرو ہیں بلکہ وہ بطور مسلمان اس امر کا بھی مکمل ادراک اور مضبوط شعور رکھتے ہیں، کہ عقیدہ ”ختم نبوت“ کے کچھ حقوق اور کچھ فرائض ہیں۔ آج مسلمان نہ صرف ”ختم نبوت“ کا تحفظ کرتے ہیں بلکہ وہ اس کے فرائض اور ذمہ داریاں بھی بطیب خاطر اور بھرپور انداز میں ادا کرنے کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ اس لئے ہم سطور ذیل میں اس عقیدہ کی مسلمانوں پر عائد ہونے والی بعض ذمہ داریوں کی نشان دہی کرتے ہیں۔

ان فرائض، واجبات اور ذمہ داریوں کا مختصر خاکہ پیش کرنے سے پہلے ہم یہ وضاحت پیش کرنا بھی ضروری خیال کرتے ہیں کہ یہ ذمہ داریاں وقتی یا مقامی نہیں بلکہ دائمی اور عالمی ہیں۔ اسی طرح ان ذمہ داریوں کی بجا آوری تمام مسلمانوں کے لئے ضروری ہے۔ نیز ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنی پوری عمر عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرتا رہے اور اس ذمہ داری کی بجا آوری دامے، درہمے اور علمی طریقے سے ادا کرتا رہے تاکہ اس کا ایمان کامل ہو اور اس عقیدے کو فروغ ملے۔

۱۔ عقیدہ ”ختم نبوت“ کے حوالے سے سب سے اہم اور سب سے ضروری ذمہ داری یہ ہے کہ ہر مسلمان انفرادی طور پر اور پوری امت مسلمہ اجتماعی طور پر اپنا یہ عقیدہ مضبوط اور مستحکم رکھیں اور اس میں انفرادی اور اجتماعی طور پر کوئی کمی، کمزوری یا نقص نہ آنے دیں کیونکہ اس عقیدہ میں معمولی سی خرابی سے بھی نہ صرف ہم اسلام جیسی قیمتی ترین متاع اور دولت ایمان سے محروم ہو جائیں گے، جو اپنی جگہ بہت بڑا اور

ناقابل تلافی نقصان ہے، بلکہ ہم امت مسلمہ کا بھی حصہ نہیں رہیں گے۔ اس کی رکنیت سے محروم ہو کر ہم مسلم ریاستوں اور مسلم معاشروں میں غیر مسلم اقلیت شمار ہونے لگتے ہیں جو نقصان کا آخری درجہ ہے۔

۲۔ عقیدہ رسالت اور اس کا لازمی حصہ ”عقیدہ ختم نبوت“ صرف عقیدہ اور ایمان سے ہی عبارت نہیں ہوتا بلکہ یہ عقیدہ اس امر کا بھی متقاضی ہوتا ہے کہ ہم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا فرستادہ آخری نبی اور آخری رسول تسلیم کریں۔ ان کی عطا کردہ شریعت اسلامی کو مکمل، دائمی اور ہر لحاظ سے قابل عمل تسلیم کرتے ہوئے، اس کے فراہم کردہ احکام اور اوامر و نواہی پر من و عن عمل کریں کیونکہ مقاصد نبوت جس طرح الہامی احکام کی دعوت و تبلیغ کا تقاضا کرتے ہیں، اسی طرح وہ متعلقہ نبی یا رسول کے فراہم کردہ احکام پر اس کے پیروکاروں سے، سانچہ عمل میں ڈھالنے کے بھی متقاضی ہوتے ہیں۔ کیونکہ رسول اور نبی کے فراہم کردہ احکام کی پیروی درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اتباع ہوتی ہے۔

۳۔ ہر رسول کو نئی کتاب عطا کی جاتی ہے۔ اس الہامی کتاب میں بیان کردہ امر اور نواہی کو شریعت کا نام دیا جاتا ہے، جو ہر رسول کے لئے جداگانہ ہوتی ہے۔ اس لئے ہر رسول اپنے پیروکاروں کو اپنی شریعت پر عمل کر کے اپنے عملی نمونہ کو بطور اسوۂ حسنہ پیش کرتا رہا ہے۔ اسی طرح قرآن مجید کتاب ہدایت اور محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت مطہرہ مسلمانوں کے لئے عملی نمونہ ہیں۔ اس لئے یہ مسلمانوں کی بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ سب سنت نبوی پر پورا پورا عمل کریں، ورنہ ان کا عمل ناقص رہے گا اور انہیں اجر و ثواب بھی نہیں ملے گا۔

۴۔ مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن مجید انسانی زندگی کے اصول و قواعد عطا کرتا ہے۔ جبکہ اسوہ حسنہ ان کی عملی تشریح و تعبیر ہے اس لئے عقیدہ ختم نبوت کا تقاضا ہے کہ مسلمان ایسا کوئی عمل، قول یا فعل نہ بجالائیں، جس کی تائید قرآن و سنت سے نہ ہوتی ہو بصورت دیگر عقیدہ ختم نبوت متزلزل ہو جائے گا۔

۵۔ لولاک (۳۰) کا تاج سر پر سجائے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اشرف المخلوقات، سب انسانوں کے سردار ہیں۔ وہ سید الانبیاء اور خاتم المرسلین بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر بلند کیا، انہیں ہر طرح کے خطرات (۳۱) سے محفوظ بنایا اور ان پر اپنا فضل عظیم (۳۲) اس طرح فرمایا کہ انہیں اس کائنات کا معزز ترین فرد قرار دے کر مسلمانوں کو یہ حکم دیا: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ

(۳۰) ”لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ“ ایک طویل حدیث ہے جو اس امر کی عکاس ہے کہ اگر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت و بعثت نہ ہوتی تو یہ کائنات قائم نہ ہوتی۔ اگرچہ اس حدیث پر محدثین نے اعتراض وارد کئے ہیں تاہم یہ امر واضح ہے کہ اس کائنات میں خاتم الانبیاء ﷺ ہی معزز ترین انسان ہیں۔ ”بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر“۔ انہیں کی عظمت کے اظہار کے لئے یہ کائنات قائم ہوئی۔

(۳۱) سورۃ المائدہ، آیت نمبر ۶۷ ”وَاللّٰهُ يَعْصِيكَ مِنَ النَّاسِ“ اور اللہ تعالیٰ لوگوں سے آپ کا تحفظ کرے گا۔ یہ آیت کریمہ اس امر کی ضمانت دیتی ہے کہ خالق کائنات آپ کی عزت و ناموس کا محافظ ہے اور وہ یہ کام فرشتوں اور انسانوں کے ذریعے سے مکمل کرواتا ہے۔

(۳۲) سورۃ النساء، آیت نمبر ۱۱۳ ”وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا“ یہ آیت اس امر کی بین دلیل ہے کہ نبوت، رسالت، ختم نبوت، الہامی کتب کا وصول کرنا کسی انسان کا اپنا عمل نہیں ہے بلکہ یہ تمام نعمتیں اور سعادتیں صرف اللہ تعالیٰ ہی اپنے منتخب اور برگزیدہ بندوں کو عطا کرتا ہے۔

النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿٣٣﴾

اے ایمان والو! اپنی آوازیں نیچی کرو اس نبی کی آواز سے اور اس کے سامنے اس طرح چلا کر نہ بولو جیسے تم ایک دوسرے سے چلاتے ہو کہیں تمہارے اعمال ضائع نہ ہو جائیں۔

اس آیت کریمہ میں مسلمانوں کو نبی کریم ﷺ سے گفتگو کے آداب اس طرح سکھائے جا رہے ہیں کہ وہ اپنی آوازیں پست رکھیں اور آپ کی مجلس میں چیخ کر بلند آواز سے ہرگز نہ بولیں اور اگر انہوں نے ایسا کیا تو ان کے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ اس امر پر امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ جو حکم رسول اکرم ﷺ کی حیات طیبہ میں موجود تھا، وہ حکم آپ کے وصال کے بعد بھی اسی طرح موجود اور نافذ العمل رہتا ہے۔ اس لئے مسلمان آج بھی اس حکم کے پابند ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ خاتم الانبیاء ﷺ کی سب انسانوں سے زیادہ تعظیم و توقیر (۳۴) کریں اور ان کی عزت و آبرو میں کسی طرح کی بھی کمی نہ آنے دیں۔

عصر حاضر میں اس محترم ترین ہستی کے مقام و مرتبہ اور قدر و منزلت کو گرانے اور گھٹانے کی مذموم کوششیں ہوتی رہی ہیں۔ کہیں آپ کی ذات ستودہ

(۳۳) سورۃ الحجرات، آیت ۲

(۳۴) سورۃ الاعراف، آیت ۱۵۷ ”فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ“ وہ جو اس پر ایمان لائیں، اس کی تعظیم کریں، اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس پر نازل ہوا، وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

صفات پر رکیک حملے کئے جارہے ہیں، کہیں آپ کی روح پرور تعلیمات کو جھٹلایا جا رہا ہے، کہیں آپ کے خاکے بنائے جارہے ہیں، کہیں آپ کی ”ختم نبوت“ کا انکار کیا جا رہا ہے، کہیں آپ کے اقوال و افعال کو من مانے اور غلط معانی پہنائے جارہے ہیں اور آپ کی عزت و شرف کو کم کیا جا رہا ہے۔ مزید برآں آپ کی حیات مبارکہ کے نمایاں واقعات کو مشکوک بنا کر پیش کیا جا رہا ہے۔ ان حالات میں مسلمانوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ نہ صرف ناموس رسالت کا پوری طرح سے تحفظ کریں، بلکہ ان کی تعلیمات کو عام کر کے ان کی توقیر و تکریم میں نمایاں اضافہ کریں۔

۶۔ مسلمان تنظیموں کی عموماً اور مسلم دینی اداروں اور انجمنوں کی خصوصاً یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ناموس رسالت کا بھرپور طریقہ سے دفاع کریں۔ آج ہم غیر حکومتی تنظیموں (NGOS) کے دور سے گزر رہے ہیں۔ یہاں نہ صرف حکومتی کوتاہیوں کی نشان دہی کی جاتی ہے بلکہ ان لغزشوں اور کوتاہیوں کا سدباب اور تدارک بھی کیا جاتا ہے۔ اس لئے غیر حکومتی مسلم اداروں کی یہ پہلی ذمہ داری ہے کہ وہ ذات رسالت، نبوی تعلیمات، دینی شعائر اور اسلامی شریعت کا دفاع بھی کریں۔ آپ کی روح پرور اور انسان دوست تعلیمات کو بھی عام کریں۔ رحمۃ للعالمین ﷺ کے انسانیت پر احسانات کو اجاگر کریں اور ان میں انسانوں کے لئے مفید امور کی نشان دہی بھی کریں۔

۷۔ دیگر مذاہب کے دینی رہنماؤں سے آگے بڑھ کر مسلم علماء، مشائخ، مفکرین اور دانشوروں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ تعلیمات نبوی کی صحیح اور ایسی تشریحات اور تعبیرات پیش کریں جو انسانی دکھوں کا مداوا کریں، جو انسانوں میں

مساوات، بھائی چارے اور محبت و انسیت کو فروغ دیں۔ نیز ان طبقوں پر یہ ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ وہ علمی، نقلی اور عقلی انداز میں ان شبہات، غلط فہمیوں اور فرضی تعبیرات کا ازالہ کریں جو خاتم الانبیاء ﷺ اور ان کی مثبت اور مفید تعلیمات کے حوالے سے چار دانگ عالم میں پھیلائی جا رہی ہیں۔ غیر مسلم دنیا کے خدشات اور غلط فہمیوں کے ازالے کے لئے ضروری ہے کہ بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دینے اور مذاہب میں عمدہ افہام و تفہیم پیدا کرنے کے لئے باہمی ”مکالمہ“ (DIALOGUE) کو فروغ دیا جائے تاکہ اسلام کی صداقت اور حقانیت آشکار ہو اور انسانوں میں باہمی آہنگی میں اضافہ ہو۔

۸۔ اس کائنات میں آج فاصلے سمٹ رہے ہیں اور اس کائنات کے مستقبل کے معمار اس کائنات کو ایک ”عالمی قریہ“ (GLOBAL VILLAGE) قرار دینے میں حق بجانب ہیں۔ اس لئے انسانی حقوق کے میدان میں کام کرنے والے افراد اور اداروں کی یہ بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ خاتم الانبیاء ﷺ کی ایسی تعلیمات عام کریں، جو نہ صرف انسانی حقوق کے تحفظ و بقاء کی ضامن ہیں بلکہ وہ انسانی فلاح و بہبود اور بھلائی کی ضامن بھی ہیں جو ایک طرف مسلمانوں کے مابین اتحاد کی داعی ہیں، تو دوسری جانب وہ انسانوں کو باہمی اتفاق و اتحاد کی لڑی میں پروتی اور ان میں یکجہتی قائم کرتی ہیں۔

۹۔ اسلامی ریاستوں اور اسلامی معاشروں پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے، کہ وہ اپنی صفوں کا بغور جائزہ لیں اور اپنے حلقوں اور گرد و پیش میں پائے جانے والے منکرین ختم نبوت کی نشاندہی کریں۔ انہیں ”ختم نبوت“ اور اس کی حقیقت و ماہیت سے آگاہ

کریں۔ عقیدہ ”ختم نبوت“ کے مثبت اور مفید پہلو اُن پر اجاگر کریں۔ انہیں حقیقی مسلمان بننے کی مؤثر انداز میں دعوت دیں۔ اگر وہ ”ختم نبوت“ کا عقیدہ اپنالیں تو ان کا خیر مقدم اور حوصلہ افزائی کریں۔ نیز انہیں ”ختم نبوت“ کے حوالے سے مزید معلومات فراہم کریں، اور ان کے ساتھ حسن سلوک کریں اور ان تمام اصلاحی کوششوں کے باوجود اگر وہ اپنا عقیدہ تبدیل نہ کریں اور قادیانی عقائد و نظریات پر قائم رہیں تو وہ غیر مسلم ہیں۔ ان کے ساتھ غیر مسلموں والا سلوک روا رکھا جائے اور ان کی غیر مسلم حیثیت کو ہرگز نہ چھپایا جائے، بلکہ اس حقیقت سے اپنوں اور پرائیوں کو مطلع کیا جائے۔

۱۰۔ عقیدہ ”ختم نبوت“ کے حوالے سے مسلمان حکومتوں اور مسلم معاشروں کے رہنماؤں پر بھی یہ عظیم ذمہ داری عقائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقوں، دائرہ کار اور معاشروں میں مردم شماری کرتے وقت منکرین ختم نبوت، مرزائیوں، قادیانیوں، احمدیوں اور لاہوریوں کی نشاندہی کریں۔ ان کے نام غیر مسلم اقلیت والے خانہ میں لکھیں اور ان کے اقلیت ہونے کے بارے میں سب مسلمانوں کو آگاہ کریں۔

۱۱۔ تمام مسلمانوں کی بطور امت مسلمہ یہ بھی اجتماعی ذمہ داری ہے، کہ وہ چار دانگ عالم میں تمام انسانوں کو اس حقیقت سے روشناس کرائیں، کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ ان کی تعلیمات پوری انسانیت کے لئے حتمی اور دائمی ہیں، انہیں پر عمل کر کے انسان اس کائنات میں کامیاب ہو سکتا ہے اور یہی تعلیمات انسانوں کو اخروی فوز و فلاح سے ہمکنار کر سکتی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ تمام انسان اور مسلمان ”ختم نبوت“ کے عقیدے کو مضبوطی سے تھام لیں اور

اس کی تعلیمات اور برکات سے بہرہ ور ہوں، کیونکہ ہر انفرادی اور اجتماعی امر کا قدرتی طور پر آغاز بھی ہوتا ہے اور اختتام بھی اور یہی اصول سلسلہ نبوت و رسالت پر بھی صادق آتا ہے۔

۱۲۔ ہماری معلومات کی حد تک اسلامی تنظیم کانفرنس (Organization of Islamic Conference) نے ابھی تک کوئی ایسا لائحہ عمل یا قانون وضع نہیں کیا جو اس حقیقت کا آئینہ دار ہو، کہ قادیانی غیر مسلم ہیں لہذا انہیں مسلم ریاستوں میں اقلیت شمار کیا جائے۔ مردم شماری میں ان کے نام بھی غیر مسلم اقلیت والے خانہ میں تحریر کئے جائیں۔ ان حالات میں اس اسلامی تنظیم سے بجا طور پر یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ مسلمانوں کی تنظیم اور عقیدہ ختم نبوت کے پیروکار ہونے کی حیثیت سے اس بارے میں ضروری قانون سازی کر کے مسلم ریاستوں میں نافذ کرائے اور مسلم معاشروں کو بھی اس قانون کا پابند بنائے۔

۱۳۔ ناموس رسالت کے تحفظ کا جو قانون اسلامی جمہوریہ پاکستان میں رائج ہے اس قانون کو نہ صرف مزید مضبوط اور بہتر بنایا جائے بلکہ ایسے ہی قوانین تمام عالمی اداروں سے بھی منظور کروا کر نافذ کئے جائیں۔ اس لئے تمام مقتدر مسلم قوتوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ تمام ادیان و مذاہب کی مقدس شخصیات (SACRED PERSONS) کی تکریم و تعظیم کے لئے عالمی سطح پر ایک قانون بنایا جائے، جسے اقوام متحدہ، یورپی یونین، افریقی یونین، اسلامی تنظیم کانفرنس، عرب لیگ، آسیاں اور سارک جیسی عالمی تنظیموں کی تائید و حمایت حاصل ہو۔ نیز ان بلند مرتبہ ہستیوں

میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور ان کی ”ختم نبوت“ کو بھی شامل کیا جائے، تاکہ انسانوں کے مابین زیادہ سے زیادہ آہنگی پروان چڑھے۔

مذکورہ بالا سطور میں ہم نے انتہائی اختصار کے ساتھ ان امور کی نشاندہی کی ہے کہ قانونِ قدرت کی رُو سے جس چیز کا آغاز ہوتا ہے اس کی انتہاء بھی ہوتی ہے۔ اسی قانونِ فطرت (LAW & NATURE) کی رُو سے حضرت آدم علیہ السلام سے جو سلسلہ نبوت شروع ہوا تھا، وہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر مکمل ہوا۔ اس لئے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ نہ صرف اس عقیدہ ”ختم نبوت“ کو حرزِ جاں بنائے، بلکہ وہ ہمیشہ اس عقیدہ پر کاربند رہے اور اس عقیدہ کے تحفظ و بقاء کے لئے اپنی ذمہ داریاں پوری کرے۔ نیز اس عقیدہ کا انکار کرنے والوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ان کے انسانی حقوق پورے کرتا رہے تاکہ انسانوں کی دینی ضرورتیں پوری ہوں۔ عقیدہ ”ختم نبوت“ عام ہو اور انسانی تعلقات بہتر ہوں۔

توبین رسالت اور اسلامی قوانین

تالیف

شیخ الاسلام مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و تخریج

ترجمہ و حواشی

علامہ عبد اللہ فہیمی مدظلہ العالی

مفتی ابو محمد اعجاز احمد مدظلہ العالی

تقدیم

حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی

(شیخ الحدیث و رئیس دارالافتاء جامعۃ النور)

ناشر

جمعیت اشاعتِ اہلسنت پاکستان

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

کی ایک دلکش کاوش

ہشان الوہیت و تقدیس رسالت کا امین

کوثر و تسنیم سے دھلے الفاظ، مشک و عنبر سے مہکا آہنگ

عشق و ادب کی حلاوتوں کا ماخذ

ترجمہ قرآن

کنز الایمان

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا علیہ الرحمہ

اب پشتو زبان میں دستیاب ہے